بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت معاذ بن حارثؓ کے اوصاف حسنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/ اپریل 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اَمَّا بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بدری صحابہ میں سے حضرت معاذ بن حارث کا ذکر کروں گا۔ آپ کے والد کا نام حارث بن رفاعہ اور والدہ کا نام عفراء بنت عبید تھا۔ حضرت معاذ اور ان کے دو بھائی حضرت عوف اور حضرت معوذ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت عوف اور حضرت معوذ دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے مگر حضرت معاذ بعد کے تمام غزوات میں بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔ حضرت معاذ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو آنحضرتؐ پر بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر مکہ میں ایمان لائے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں بھی حضرت معاذ حاضر تھے۔

حضور انور نے فرمایا: صالح بن ابراہیم اپنے دادا حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری لڑکے ہیں ان کی عمریں چھوٹی ہیں۔ میں نے آرزو کی کہ کاش میں ایسے لوگوں کے درمیان ہوتا جو ان سے زیادہ جوان اور تنومند ہوتے۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ سے دبا کر پوچھا کہ چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو میری آنکھ اس کی آنکھ سے جدا نہ ہوگی جب تک ہم دونوں میں سے وہ نہ مر جائے جس کی مدت پہلے مقدر ہے۔ مجھے اس سے تعجب ہوا۔ پھر دوسرے نے مجھے ہاتھ سے دبایا اور اس نے بھی مجھے اسی طرح پوچھا۔ ابھی

تھوڑا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں کا چکر لگاتے دیکھا۔ میں نے کہا دیکھو یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا یہ سنتے ہی وہ دونوں جلدی سے اپنی تلواریں لئے اس کی طرف لپکے اور اسے اتنا مارا کہ اسے جان سے مارڈالا اور پھر لوٹ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے دونوں نے کہا میں نے اس کو مارا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ کر صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے تلواروں کو دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہی اس کو مارا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس واقعہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ابوجہل جس کی پیدائش پر ہفتوں اونٹ ذبح کر کے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا گیا تھا، جس کی پیدائش پر دفوں کی آواز سے مکہ کی فضا گونج اٹھی تھی، بدر کی لڑائی میں جب مارا جاتا ہے تو پندرہ پندرہ سال کے دو انصاری چھوکرے تھے جنہوں نے اسے زخمی کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد لوگ واپس جارہے تھے تو میں میدان میں زخمیوں کو دیکھنے کے لئے چلا گیا۔ میں میدان جنگ میں پھر ہی رہا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ابوجہل زخمی پڑا کراہ رہا ہے۔ جب میں اسکے پاس پہنچا تو اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں اب بچتا نظر نہیں آتا، تم بھی مکہ والے ہو میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ تم مجھے ماردو تا میری تکلیف دور ہو جائے لیکن تم جانتے ہو کہ میں عرب کا سردار ہوں اور عرب میں یہ رواج ہے کہ سرداروں کی گردنیں لمبی کر کے کاٹی جاتی ہیں اور یہ مقتول کی سرداری کی علامت ہوتی ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ تم میری گردن لمبی کر کے کاٹنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی گردن تھوڑی کے قریب سے کاٹی اور کہا تیری یہ آخری حسرت بھی پوری نہیں کی جائے گی۔ اب انجام کے لحاظ سے دیکھو تو ابوجہل کی موت کتنی ذلت کی موت تھی جس کی گردن اپنی زندگی میں ہمیشہ اونچی رہا کرتی تھی وفات کے وقت اس کی گردن تھوڑی سے کاٹی گئی اور اس کی یہ آخری حسرت بھی پوری نہ ہوئی۔

ایک قول کے مطابق حضرت معاذؓ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ واپس آنے کے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت علیؓ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور ان کی وفات جنگ صفین کے دوران ہوئی۔ جنگ صفین چھتیس اور سینتیس ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت معاذ نے حضرت علی کی طرف سے جنگ میں شرکت کی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں مکرم رانا نعیم الدین صاحب ابن مکرم فیروز دین منشی صاحب کا ذکر کروں گا جن کی

19/اپریل 2020ء کو وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رانا صاحب کی پیدائش 1934ء کی ہے[4]۔ ان کے والد محترم فیروز دین صاحب نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ ان کی اہلیہ کا نام سارہ پروین تھا جو دولت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ نومبر 1955ء سے 11 مئی 1959ء تک عملہ حفاظت خاص میں بطور گارڈ رہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر کے کام کے سلسلہ میں نخلہ جابہ جایا کرتے تھے، وہاں حفاظت اور جنریٹر کی دیکھ بھال کی ڈیوٹی آپ کے ذمہ تھی۔

1978ء میں عملہ حفاظت سے فارغ ہوئے اور ہڑپہ ضلع ساہیوال چلے گئے جہاں ساہیوال مسجد میں بطور خادم مسجد خدمت کرتے رہے۔ اس دوران اکتوبر 1984ء میں احمدیہ بیت الذکر ساہیوال پر مخالفین نے حملہ کیا۔ حفاظتی ڈیوٹی پر مامور ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کا جواب دیا تو رانا نعیم الدین صاحب کے ساتھ کل گیارہ افراد کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور اس طرح رانا صاحب کو 26 اکتوبر 1984ء سے مارچ 1994ء تک اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملٹری کورٹ نے الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور رانا نعیم الدین صاحب کو موت کی سزا سنا دی۔ اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر لاہور ہائی کورٹ نے مارچ 1994ء میں رہائی کا حکم دیا۔ دوران اسیری پولیس کی طرف سے تشدد کیا جاتا رہا اور ان سے بیان لینے کی کوشش کی جاتی تھی کہ چونکہ تم اپنے خلیفہ کے باڈی گارڈ رہے ہو اس لئے انہوں نے تمہیں یہ کام کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ اس طرح مسلمانوں کو مارو۔ رانا نعیم الدین صاحب اس مقدمے سے رہائی کے بعد 1994ء میں لندن شفٹ ہو گئے اور یہاں بھی اپنی عمر کے لحاظ سے بہت بڑھ کے عملہ حفاظت میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے بیٹے رانا وسیم احمد اور چاروں بیٹیاں لندن میں مقیم ہیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ جب میرا وقف قبول ہوا تو مجھے ایک دن کہنے لگے کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہمیشہ توبہ استغفار کرتے ہوئے اپنے وقف کو نبھانا۔ کبھی کوئی دکھ بھی دے تو چپ کر جانا نہ کہ بحث کرنا اور تمام بات اللہ پر چھوڑ دینا اور صبر کرنا اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ربوہ میں والد صاحب کو حضرت اماں جان کی دربانی کا بھی موقع ملا۔

حضور انور نے فرمایا: ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رانا نعیم احمد صاحب کو لکھا تھا کہ اعلیٰ ایمان کی جس مضبوط چٹان پر آپ کھڑے ہیں وہ قابل فخر ہے۔ اللہ والوں کو اعلیٰ مقام کے حاصل کرنے سے پہلے اس قسم کی

دشوار گزار راہوں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ آپ لوگوں کی سعادت پر رشک آتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے جانا جاتا ہے۔ آپ لوگ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے درخت کی سرسبز شاخیں اور شیریں پھل ہیں، اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے مدد کرے اور دشمن کے پنجے سے نجات بخشے اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے اگلے جہان میں بھی پیار اور محبت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ میں انہیں بچپن سے جانتا ہوں۔ ہم سے اس وقت بھی ان کا بڑی شفقت کا سلوک ہوتا تھا اور خلافت کے بعد تو اس کا رنگ ہی اور تھا میرے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ کسی وقت ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا دوں گا۔

آخر پر میں دوبارہ آجکل کے مرض کے حوالے سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے احمدی مریض ہیں بعض، ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے صحیح رنگ میں ہمیں عبادت کا اور حقوق العباد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد یہ بلا ہم سے دور فرمائے۔ دنیا کو بھی سمجھ اور عقل دے وہ بھی ایک خدا کو پہچاننے والے بنیں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں توحید کو جاننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ عِبَادَ اللّٰهِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 17th-April - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB